بسم اللہ الرحمن الرحیم

بے وضو حالت میں اعضائے وضو کے علاوہ کوئی حصہ پانی میں گیا، تو وہ مستعمل ہوگا یا نہیں

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی کا وضو نہیں، لیکن اس پر غسل فرض نہیں، تو اگر اس کی ران یا کوئی ایسا عضو جس کا وضو میں دھونا فرض نہیں جیسے عورت کے پچھلے بال، پانی میں گئے، تو کیا پانی مستعمل ہوجائے گا؟

جواب

جس بے وضو شخص پر غسل فرض نہیں اس کا ران یا کوئی ایسا حصہ جس کا وضو میں دھونا ضروری نہیں، پانی میں پڑجائے تو اس سے پانی مستعمل نہیں ہوگا اور وضو میں مسح کا مقام سر کی کھال یا اس پر موجود بال ہیں، ان پر ہی مسح ہوگا، سر سے لٹکے ہوئے بالوں پر مسح نہیں ہوتا لہٰذا لٹکے ہوئے بال پانی میں پڑجائیں تو اس سے پانی مستعمل نہیں ہوگا۔

اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ پانی مستعمل نہ ہونے کی صورتوں کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "جسے حاجتِ غسل نہیں اس نے اعضائے وضو کے سوا مثلاً پیٹھ یا ران دھوئی۔" (فتاوی رضویہ، جلد2، صفحہ46، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ایک اور مقام پر وضو میں مسح کن بالوں پر ہوگا، اس کے متعلق فرماتے ہیں: "مسح کی نم سر کی کھال یا خاص سر پر جو بال ہیں (نہ وہ کہ سر سے نیچے لٹکتے ہیں) ان پر پہنچنا فرض ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد1 (الف)، صفحہ285، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بہار شریعت میں ہے: "اگر بے وُضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا **جو وُضو میں دھویا جاتا ہو** بقصد یا بلا قصد دَہ در دَہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑجائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جِسم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے کام کا نہ رہا۔ اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑجائے تو حَرَج نہیں۔" (بہار شریعت، جلد1، صفحہ333، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2400

تاریخ اجراء: 23 محرم الحرام 1447ھ/19 جولائی 2025ء